السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آخری عشرہ (حرم شریف کے اندر) وتر دوبار پڑھی جاتی ہے اور میری خواہش ہوتی ہے کہ امام کے ساتھ پوری نماز پڑھنے کی فضیلت حاصل ہو۔ پھر ایسی صورت میں ہم کیا کریں؟ کیا آخر شب والی وتر چھوڑ دیں یا اول شب والی؟ نیز کوئی ایسی دلیل ہے جس سے نقض وتر (یعنی وتر کو توڑ کر شفیع بنانے) کا ثبوت ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نقض وتر کا جو طریقہ علماء کے نزدیک معروف ہے وہ صحیح نہیں ہے جس کی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شروع رات میں وتر پڑھ چکا ہے پھر آخر شب میں اٹھ کر اور نماز پڑھنا چاہتا ہے تو وہ دو دو رکعات پڑھنے سے پہلے (ایک رکعت) وتر پڑھ کر اسے شفع (دو رکعت) بنالے۔ یہ کام اگرچہ بعض سلف نے کیا ہے لیکن سنت سے اس کی کوئی دلیل نہیں۔ نیز پہلی رکعت (جو اول شب میں وتر کی غرض سے پڑھ چکا ہے اس) پر دوسری رکعت کی بناء صحیح نہیں (جسے اب آخری شب میں شفع کی غرض سے پڑھ رہا ہے) کیونکہ پہلی اور دوسری رکعت کے درمیان فاصلہ کافی ہوچکا ہے۔

اس لیے جو شخص اول شب اور آخر شب دونوں وقت قیام کے ختم ہونے تک امام کی متابعت کرنا چاہتا ہے اس سے ہم کہتے ہیں کہ جب پہلا امام جو اول شب میں وتر پڑھاتا ہے اس کے ساتھ وتر پڑھئے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور پڑھ کر اسے شفع بنالیجئے۔ یعنی امام کے ساتھ نماز میں اس نیت سے داخل ہوں کہ آپ دو رکعت پڑھ رہے ہیں پھر جب امام سلام پھیر دے تو کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ کر اسے شفع بنالیں تاکہ امام کی ساتھ آپ کی وہی وتر شمار ہو، جو آخری شب میں پڑھ رہے ہیں۔

[فتاوی مکیہ]

صفحہ21

محدث فتویٰ